۳۔ سکوتِ شام

حامد اللہ افسرؔ میرٹھی

پہلی بات: پرانے زمانے ہی سے رات اور دن کے چوبیس گھنٹے مقرر ہیں جنھیں آٹھ پہروں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ تین گھنٹوں کا ایک پہر ہوتا ہے۔ ہم نے اپنی سہولت کے لیے ان کو الگ الگ نام دیے ہیں مثلاً صبح، دوپہر، سہ پہر، شام اور رات کے چار پہر۔

صبح، دوپہر، سہ پہر، شام اور رات میں طرح طرح کی تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں۔ ذیل کی نظم میں شاعر نے شام کے وقت پیش آنے والے واقعات کا باریک بینی سے مشاہدہ کرکے انھیں خوب صورت انداز میں پیش کیا ہے۔

جان پہچان: حامد اللہ افسرؔ میرٹھی ۲۹؍نومبر ۱۸۹۵ء کو میرٹھ میں پیدا ہوئے۔ ان کی ابتدائی تعلیم میرٹھ کے مدرسۂ عالیہ اور دارالعلوم دیوبند میں ہوئی۔ ڈپٹی نذیر احمد کی نگرانی میں انھوں نے دو برس تک دہلی میں عربی تعلیم حاصل کی۔ افسرؔ نے علی گڑھ سے 'نوبہار' نامی ایک رسالہ بھی جاری کیا تھا۔ انھوں نے بچوں کے لیے دلچسپ نظمیں اور مفید مضامین بھی لکھے ہیں۔ 'پیامِ روح' اور 'جوئے رواں' ان کے شعری مجموعے ہیں۔ 'حیاتِ گاندھی'، 'ماہِ نو' اور 'آسمان کا سایہ' ان کی قابلِ ذکر کتابیں ہیں۔ ۱۹؍اپریل ۱۹۷۴ء کو لکھنؤ میں ان کا انتقال ہوا۔

سکوتِ شام ہے خاموش بستی ہوتی جاتی ہے — مؤذّن کی صدا ہلکی ہوا کے ساتھ آتی ہے
صبا پتّوں سے مل مل کر سُہانے گیت گاتی ہے — کہ اب درماندہ دن کو رات پہلو میں سلاتی ہے
سرور و انبساط و لطف کے ہمراہ شام آئی
نویدِ امن و راحت لائی ، پیغامِ سکوں لائی

شفق پھولی ، فلک پر سرخ بادل کچھ نظر آئے — یہ کیسے لال دیو ، اللہ ! دیواروں کے سر آئے
چمن کی سیر کرکے لوگ اپنے گھر آئے — چھتیں سُونی پڑی ہیں ، کھیل کر بچّے اُتر آئے
چراغ اب رفتہ رفتہ ہو چلے روشن مکانوں میں
بسیرے کے لیے جاتی ہیں چڑیاں آشیانوں میں

بجا گھنٹا شِوالے میں ، پجاری نے بھجن گایا — عبادت اور موسیقی نے ہر سُو کیف پھیلایا
عقیدت نے بتوں میں بھی خدا کا حسن دِکھلایا — کچھ ایسا درد تھا آواز میں ، دل سُن کے بھر آیا
خموشی میں یکا یک گونج اٹھے دیوار و در سب ہی
سڑک پر چلنے والے جھوم کر گانے لگے خود بھی

سیہ پوش ہوتا جاتا ہے جہاں آہستہ آہستہ — اندھیرا ہو چلا ہے حکمراں آہستہ آہستہ
مٹا جاتا ہے اب دن کا نشاں آہستہ آہستہ — لیے آتی ہے شب امن و اماں آہستہ آہستہ
خموشی چھا رہی ہے ، شور و غل کم ہوتا جاتا ہے
اُجالا گھٹ چلا ، تاریک عالم ہوتا جاتا ہے

خلاصۂ کلام

اس نظم میں شاعر نے شام کی پُرسکون فضا میں پیش آنے والے واقعات خوب صورت انداز میں بیان کیے ہیں۔ دن بھر کے ہنگامے ختم ہوتے ہی ہر طرف خاموشی چھانے لگتی ہے۔ شام کی ٹھنڈی ہوا سے پتے ہلنے لگتے ہیں۔ خاموش فضا میں ان کی آواز ایسی محسوس ہوتی ہے گویا وہ تھکے ہوئے دن کو رات کے پہلو میں گیت گا گا کر سُلا رہے ہوں۔ شام لطف، خوشی اور امن کا پیغام لے کر آتی ہے۔ شفق کی لالی آسمان پر پھیل جاتی ہے اور بادلوں کی مختلف شکلیں دیوی کی طرح دِکھائی دینے لگتی ہیں۔ ایسا محسوس ہوتا ہے گویا یہ بادل دیواروں پر اُتر آئے ہوں۔ لوگ چمن کی سیر سے گھروں کو واپس آتے ہیں۔ پرندے آشیانوں کی طرف لوٹنے لگتے ہیں۔ مؤذّن کی آواز سنائی دیتی ہے اور مندروں میں پجاری بھجن گاتے ہیں۔ ہر طرف شام کا دھندلکا پھیل جاتا ہے۔

معنی واشارات

سکوت	خاموشی	شفق	وہ سرخی جو سورج کے نکلنے اور ڈوبنے سے پہلے آسمان پر نمودار ہوتی ہے۔
درماندہ	تھکا ہوا	شوالا	مندر
سرور وانبساط	خوشی	کیف	سرور، خوشی
نویدِ امن وراحت	خوشی اور امن کی خوش خبری	سیہ پوش ہونا	مراد شام ہو جانا

مشق

✤ ایک جملے میں جواب لکھیے:

۱۔ دن اور رات میں کتنے پہر ہوتے ہیں؟
۲۔ افسر نے ابتدائی تعلیم کہاں حاصل کی؟
۳۔ سہانے گیت کون گاتا ہے؟
۴۔ شام کیا لائی ہے؟
۵۔ شاعر نے سرخ بادلوں کو کیا کہا ہے؟
۶۔ چھتیں کیوں سُونی پڑی ہیں؟
۷۔ آواز سن کر دل کیوں بھر آیا؟

✤ مختصر جواب لکھیے:

۱۔ شام کے وقت ماحول میں کون سی آوازیں سنائی دے رہی ہیں؟
۲۔ شام کے بڑھتے ہوئے اندھیرے کو شاعر نے کس طرح بیان کیا ہے؟

✤ مناسب جوڑیاں لگائیے:

۱۔ مؤذّن کی صدا		(الف)	گونج اُٹھے
۲۔ صبا		(ب)	جھوم کر گانے لگے
۳۔ پجاری نے		(ج)	بھجن گایا
۴۔ دیوار و در		(د)	سہانے گیت گاتی ہے
۵۔ سڑک پر چلنے والے		(ہ)	ہلکی ہوا کے ساتھ آتی ہے

تلاش وجستجو

'بسیرے کے لیے جاتی ہیں چڑیاں آشیانوں میں' اس مصرعے میں پیش کیے گئے خیال سے ملتے جلتے مفہوم والا مصرعہ نظم میں تلاش کر کے لکھیے۔

وسعت میرے بیان کی

اس نظم کے درج ذیل بند کا مطلب لکھیے۔

سیہ پوش ہوتا جاتا ہے جہاں آہستہ آہستہ
اندھیرا ہو چلا ہے حکمراں آہستہ آہستہ

مٹا جاتا ہے اب دن کا نشاں آہستہ آہستہ
لیے آتی ہے شب امن و اماں آہستہ آہستہ
خموشی چھا رہی ہے، شور و غل کم ہوتا جاتا ہے
اُجالا گھٹ چلا، تاریک عالم ہوتا جاتا ہے

غور کر کے بتائیے

شاعر نے دن کو درماندہ کیوں کہا ہے؟

آئیے! کر کے دیکھیں۔

ا۔ اس نظم میں پیش کیے گئے خیالات کا اپنے الفاظ میں بیان۔
۲۔ گزرے ہوئے کل کے واقعات اور معمولات کا بیان۔

عبارت آموزی

✤ **درج ذیل اقتباس پڑھ کر نیچے دیے ہوئے سوالوں کے جواب لکھیے۔**

سہ پہر مجھے اس لیے بھی بھلی لگتی ہے کہ اس میں سارے پہروں کا حسن شامل ہے۔ جس طرح رات کا گھنا اندھیرا چھا جانے سے پہلے شام کی دھندلی، خنک اور خاموش فضا پُرکیف معلوم ہوتی ہے، اسی طرح سہ پہر میں بھی صبح و شام کی ساری رعنائیاں سمٹ آتی ہیں۔ سہ پہر میں آنے والی شام کی جھلک بھی ہوتی ہے اور ڈھلتے ہوئے دن کے بخیر گزرنے کی خوشی بھی۔ سہ پہر کا وقت وہ ہوتا ہے جب دن چڑھا ہوا بھی ہوتا ہے اور ڈوبتا بھی دِکھائی دیتا ہے۔

سوالات:

ا۔ مصنف کو سہ پہر کیوں بھلی لگتی ہے؟
۲۔ شام کی فضا عام طور پر کیسی ہوتی ہے؟
۳۔ دن بھر میں آپ کو کون سا وقت پسند ہے اور کیوں؟

سرگرمی/منصوبہ:

طلوعِ آفتاب کے منظر کا مشاہدہ کیجیے اور چند سطروں میں اسے بیان کیجیے۔

لفظوں کا کھیل

ذیل میں دیے ہوئے الفاظ میں بعض لفظ ایسے ہیں جن کا صرف پہلا حرف نکالنے سے ایک نیا لفظ بنتا ہے اور بعض ایسے ہیں جن کا صرف آخری حرف الگ کرنے پر نیا لفظ بنتا ہے۔ اس کھیل کو کھلانے کے لیے جماعت کے دو گروہ بنائے جائیں۔ پہلے گروہ کا کھلاڑی پہلا حرف کم کر کے الفاظ بنائے اور اسی طرح دوسرے گروہ کا ایک کھلاڑی کسی لفظ کے آخری حرف کو کم کر کے نیا لفظ بنائے۔ جو گروہ پہلے زیادہ لفظ بنائے استاد اسے فاتح قرار دیں اور اس کی ہمت افزائی کریں۔

مثلاً محل سے حل
مینار سے مینا

الفاظ:

تحسین	شربتی	ترنگ
تھکان	سمندر	رشک
مقدم	شباب	چشمہ
گلوری	بھنورا	کمان
قدرت	مسافرت	مورت
اسلام	بادل	ڈاکو
خلافت	پانی	بندر
چرخ	بلندی	خطاب
تنفس	جبین	دستک
تہمت	پتنگا	چاندی
عہدہ	شرم	مجال
بلبلا	بازی	جلال

استاد اسی کھیل کو دوسرے طریقے سے بھی کھلا سکتا ہے۔ وہ ایسے الفاظ کا انتخاب کرے جن کے پہلے یا بعد میں حرف بڑھا کر نئے لفظ بنائے جا سکیں۔

مثلاً حسن سے محسن، لاش سے تلاش، تلاش سے تلاشی، چوکھٹ سے چوکھٹا۔